بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ (آل عمران ع ۱۳)

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم پنجشبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۱۹/۵۴ | ۲۴ احسان ۱۳۴۴ ہش ۲۳ صفر ۱۳۸۵ھ ۲۴ جون ۱۹۶۵ء | نمبر ۱۴۱

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ ۲۳ جون بوقت ۷ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی رہی۔ آج صبح قدرے بے چینی تھی۔ اس وقت طبیعت بہتر ہے۔

احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

انسان کو متبتّل ہونے کے لئے ایک قطع کی ضرورت بھی ہے اور ایک پیوند کی بھی

خدا کے ساتھ اسے پیوند کرنا چاہیئے اور دنیا سے تعلقات منقطع کرنے چاہئیں

"ہمارے ہاتھ پر بیعت تو یہی کی جاتی ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم کرونگا اور ایک شخص کو جسے خدا نے اپنا مامور کر کے دنیا میں بھیجا ہے اور جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا نائب ہے جس کا نام حکم اور عدل رکھا گیا ہے اپنا امام سمجھوں گا۔ اس کے فیصلے پر ٹھنڈے دل اور انشراح قلب کے ساتھ رضامند ہو جاؤں گا۔ لیکن اگر کوئی شخص یہ عہد اور اقرار کرنے کے بعد بھی ہمارے کسی فیصلہ پر خوشی کے ساتھ رضامند نہیں ہوتا بلکہ اپنے سینہ میں کوئی روک اور اٹک پاتا ہے تو یقیناً کہنا پڑے گا کہ اس نے پورا تبتّل حاصل نہیں کیا اور وہ اس اعلیٰ مقام پر نہیں پہنچا جو تبتّل کا مقام کہلاتا ہے۔ بلکہ اس کی راہ میں ہوائے نفس اور دنیوی تعلقات کی روکیں اور زنجیریں باقی ہیں اور ان حجابوں سے وہ باہر نہیں نکلا جن کو پھاڑ کر انسان اس درجہ کو حاصل کرتا ہے۔ جب تک وہ دنیا کے درخت سے کاٹا جا کر الوہیت کی شاخ کے ساتھ ایک پیوند حاصل نہیں کرتا اس کی سرسبزی اور شادابی محال ہے۔ دیکھو جب ایک درخت کی شاخ اس سے کاٹ دی جاوے تو وہ پھل پھول نہیں دے سکتی خواہ اسے پانی کے اندر ہی کیوں نہ رکھو اور ان تمام اسباب کو جو پہلی صورت میں اس کے لئے مایہ حیات تھے استعمال کرو لیکن وہ کبھی بھی بار آور نہ ہوگی۔ اسی طرح پر جب تک ایک صادق کے ساتھ انسان کا پیوند قائم نہیں ہوتا وہ روحانیت کو جذب کرنے کی قوت نہیں پا سکتا۔ جیسے وہ شاخ تنہا اور الگ ہو کر پانی سے سرسبز نہیں ہوتی اسی طرح پر یہ بے تعلق اور الگ ہو کر بار آور نہیں ہو سکتا۔ پس انسان کو متبتّل ہونے کے لئے ایک قطع کی ضرورت بھی ہے اور ایک پیوند کی بھی۔

خدا کے ساتھ اسے پیوند کرنا اور دنیا اور اس کے تمام تعلقات اور جذبات سے الگ بھی ہونا پڑے گا۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ بالکل دنیا سے الگ رہ کر یہ تعلق اور پیوند حاصل کریگا نہیں بلکہ دنیا میں رہ کر پھر اس سے الگ رہے یہی تو مردانگی اور شجاعت ہے اور الگ ہونے سے مراد یہ کہ دنیا کی تحریکیں اور جذبات اس کو اپنا زیر اثر نہ کر لیں اور وہ ان کو مقدم نہ کرے بلکہ خدا کو مقدم کرے۔ دنیا کی کوئی تحریک اور روک اس کی راہ میں نہ آوے اور اپنی طرف اس کو جذب نہ کر سکے"۔ (ملفوظات جلد دوم ص ۳۵۹/۳۶۰)

اخبار احمدیہ

— انشاء اللہ العزیز ۲۷ جون کو بعد نماز جمعہ انصار اللہ ضلع لائل پور کا تربیتی اجتماع مسجد احمدیہ لائل پور میں منعقد ہوگا۔ یہ اجتماع ۶ بجے شام تک جاری رہے گا۔ علمائے کرام کے علاوہ اس میں محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ بھی شرکت فرمائیں گے۔ انصار اللہ کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس میں شامل ہو کر مستفید ہونا چاہیئے

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

— مکرم جناب ملک برکت علی صاحب لاہور کی اہلیہ فیروزہ بیگم صاحبہ (جو عرصہ سے بعارضہ قلب بیمار ہیں) کی طبیعت اب پہلے کی نسبت بفضلہ تعالےٰ بہتر ہے۔ گذشتہ ہفتہ کے روز سے دل کا کوئی حملہ نہیں ہوا ہے۔ اور اب وہ سہارے سے اٹھ بیٹھ سکتی ہیں۔ امید ہے چار پانچ روز تک ہسپتال سے گھر واپس آجائیں گی۔ مکرم ملک صاحب ان سب احباب کا جو دعا کرتے رہے ہیں شکریہ ادا کرتے ہیں اور درخواست کرتے ہیں کہ احباب شفائے کامل و عاجل کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

— مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اوّل کے ماموں مکرم میر فضل الدین صاحب بعارضہ بخار بہت بیمار رہے ہیں۔ اب پہلے سے تو افاقہ ہے لیکن نقاہت بہت ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ انہیں اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

— حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ فرماتے ہیں:

"امانت فنڈ تحریک جدید میں روپیہ رکھوانا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمت دین بھی"۔

(افسر امانت تحریک جدید)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۴ جون ۶۵ء

اخلاقی اقدار کا احیاء اور جماعت احمدیہ

آج دنیا میں اخلاقی اقدار کمزور ہو چکی ہیں۔ ہم نے گزشتہ اداریوں میں کہا ہے کہ اخلاقی اقدار کی ٹھوس بنیاد عقل نہیں بلکہ خداشناسی ہے۔ صرف اللہ تعالیٰ پر محکم ایمان اور معاد پر پورا ایقان ہی اخلاقی اقدار کی بنیاد بن سکتے ہیں۔ پھر ہم نے قرآن کریم کی روشنی میں بتایا ہے کہ خداشناسی کے لئے رسالت پر ایمان نہایت ضروری ہے کیونکہ رسالت ہی حقیقی خداشناسی پیدا کرتی ہے۔

خداشناسی کا جو اخلاقی اقدار کے لئے فعالیت پیدا کرتی ہے صرف یہ مطلب نہیں ہے کہ ہم محض عقل اور سائنس کے ذریعہ یہ معلوم کر لیں کہ اس پُرحکمت کارخانۂ حیات کا کوئی بنانے والا عقلمند وجود ضرور ہونا چاہیئے بلکہ ضروری ہے کہ ہم کو تجربہ اور مشاہدہ سے ثابت ہو جائے کہ ایسا وجود واقعی موجود ہے اور وہ وجود قادر مطلق ہے جو اس کارخانۂ حیات کو بنانے والا اور اس کو چلانے والا ہے۔

پھر ہم نے بتایا ہے کہ ایسی خداشناسی صرف رسالت ہی سے حاصل ہو سکتی ہے جیسا کہ قرآن کریم نے بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو انسانی حواس محسوس نہیں کر سکتے البتہ اللہ تعالیٰ انسانی حواس پر خود نازل ہوتا ہے یہی حقیقت رسالت کی ضرورت کو ثابت کرتی ہے۔ کیونکہ رسالت ہی وہ ذریعہ ہے جس سے اللہ تعالیٰ کے ایسے نشانات ظاہر ہوتے ہیں جن کو سعید روحیں محسوس کرتی ہیں۔

پھر ہم نے بتایا ہے کہ اس وقت صرف اسلام ہی کامل دین ہے جو اپنی اصل صورت میں موجود ہے۔ باقی ادیان اوّل تو زمانی اور مکانی ہونے کی وجہ سے بقدر ضرورت نامکمل تھے اور پھر مرور زمانہ سے ان ادیان میں تغیر و تبدل ہو چکا ہے اور انسانوں نے ان ادیان کو صحیح تعلیم پر اپنے مزعومات لاد کر دین کی حقیقی صورت کو بالکل مسخ کر دیا ہے اور بت پرستانہ رسومات کا ایسا خول ان پر چڑھا دیا ہے کہ حقیقی دین جو اس کے پیشوا لائے تھے ان کے نیچے بالکل دب کر رہ گیا ہے۔ آج صرف اسلام ہی ایک الٰہی دین ایسا ہے جس کی الہامی تعلیم میں ذرا سا بھی تغیر و تبدل نہیں ہوا جس طرح وہ شروع میں نازل ہوئی تھی اسی صورت میں اب بھی موجود ہے۔ اس ظاہر حفاظت کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے اس کی معنوی حفاظت کا بھی بندوبست فرمایا ہے یعنی اس نے مجددین کا سلسلہ جاری کیا ہے۔ چونکہ اب قیامت تک کسی نئی تعلیم اور اسوہ کی ضرورت نہیں اس لئے اللہ تعالیٰ نے مجددین کا یہ سلسلہ قیامت تک جاری رکھنے کا وعدہ فرمایا ہے۔

یہ باتیں کوئی خیالی اور قیاسی نہیں ہیں بلکہ قرآن کریم کے مطالعہ اور احادیث نبوی کی پیشگوئیوں سے اس کی تصدیق ہوتی ہے۔ یہ سلسلہ اس لئے جاری کیا گیا ہے کہ سیدنا حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات اور اسوہ حسنہ کو ہر زمانے میں بقدر ضرورت از سر نو تازہ اور زندہ کیا جائے تاکہ ظاہری حفاظت کے ساتھ ساتھ معنوی حفاظت بھی قیامت تک جاری رہے۔

ہم نے اپنے گزشتہ اداریوں میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات کے حوالے بکثرت دئے ہیں جن میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے واضح کیا ہے کہ ہمارے زمانہ میں اخلاقی اقدار کا اتنا زبردست فقدان ہو گیا ہے اور خداشناسی اس حد تک کمزور ہو چکی ہے کہ اس وقت ضرور تھا کہ اللہ تعالیٰ کی مشیت جوش میں آتی اور جیسا کہ قرآن اور احادیث کی پیشگوئیوں سے ظاہر ہوتا ہے یہ انسانی اخلاق کی تباہی کا وہ زمانہ ہے جس سے بڑھ کر پستی اخلاق ہو نہیں سکتی اس لئے اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی قرآن کریم اور احادیث کی پیشگوئیوں کی صورت میں اس زمانہ کی نشان دہی کر دی ہوئی ہے اور اپنے وعدوں اور پیشگوئیوں کے مطابق اس کا علاج بھی بتا دیا ہوا ہے کہ اس زمانہ میں اسلام کا وہ جرنیل کفر و الحاد کا مقابلہ کرنے کے لئے مبعوث کیا جائے گا جو سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ظل ہو گا۔ جو سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قوتِ قدسیہ سے فیض پا کر اس زمانے کے دجال کا مقابلہ کرے گا۔ کیونکہ یہ زمانہ وہ ہے جب شیطان اپنی تمام قوتوں اور اپنے تمام ساز و سامان سے لیس ہو کر دنیا کو تباہی کے گڑھے میں گرانے کی کوشش کرے گا لیکن اللہ تعالیٰ اس کے مقابلہ کے لئے اپنا امام المہدی جس کو مسیح موعود بھی کہا جاتا ہے اس کو انبیاء علیہم السلام کی قوتیں دے کر کھڑا کرے گا۔ جو اللہ تعالیٰ کی مدد و عون سے آخر کار دجّال کو شکستِ فاش دے گا۔ یہ مامور من اللہ ساری دنیائے کفر و الحاد کو چیلنج دے گا اور اپنی دعاؤں اور سرگرمیوں سے دجال کو نمک کی طرح گھلا دے گا۔ وہ آ کر سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قوتِ قدسیہ سے فیض پا کر انبیاء کی طرح خداشناسی کا سبق دنیا کو دے گا اور اللہ تعالیٰ کے ایسے نشانات دکھائے گا کہ جن سے متاثر ہو کر سعید روحیں اللہ تعالیٰ کی حقیقی معرفت حاصل کریں گی جو اپنا نمونہ دنیا میں پیش کر کے تمام روئے زمین کے نیک بندوں کو ایک لڑی میں پرو دے گا جس کے جھنڈے کے نیچے تمام خداپرست جمع ہو کر کفر و الحاد کے شیطانوں کے ساتھ آخری جنگ لڑیں گے۔ یہ جنگ تیغ و تفنگ اور جنگی ہتھیاروں سے نہیں ہو گی بلکہ شیطان نے اس زمانہ میں اپنی شیطنت کو وسیع کرنے کے لئے جو ذرائع تحریر و تقریر اور پراپیگنڈہ کے اختیار کر رکھے ہیں اسی قسم کے طریقے مسیح موعود علیہ السلام استعمال کرے گا اور شیطان کے ہتھیاروں ہی سے اس کی تباہی کا سامان مہیّا کر دے گا۔ اس طرح وہ خداشناسی کو دنیا میں مستحکم کر دے گا تاکہ اخلاقی اقدار از سرِ نو اس مستحکم بنیاد پر قائم کی جائیں۔ اور سائنس وغیرہ کے غلط استعمال سے جو اخلاقی اقدار کی بنیادیں کمزور ہو چکی ہیں ان کو از سرِ نو قائم و محکم کیا جائے۔

(باقی)

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے!

ہر دیس خدا کا ہے

ہر رنگ ہے مولا کا ہر رنگ دِلآرا ہے
ہر گُل ہی نہیں پیارا ہر خار بھی پیارا ہے

کعبہ میں مسیحائے دوراں نے اذاں دی ہے
پھر اوجِ ثریا سے قرآں کو اُتارا ہے

پھر سازِ محبّت کے تاروں میں ہوئی لرزش
پھر عرشِ معلّٰی نے انساں کو پکارا ہے

ہر دیس میں پہنچے ہیں محمود کے دیوانے
پُرغلغلہ دُنیا کا ہر ایک کنارا ہے

تنویر بنائیں گے ہر دیس کو ہم مسجد
ہر دیس خدا کا ہے ہر دیس ہمارا ہے

وزیر اعظم گیمبیا (مغربی افریقہ) کا قبولِ اسلام

مکرم چودھری محمد شریف صاحب فاضل سابق انچارج احمدیہ مسلم مشن گیمبیا

پاکستان کے اخبارات میں اس ہفتہ یہ خوشکن خبر شائع ہوئی ہے کہ گیمبیا کے موجودہ وزیر اعظم اسلام میں داخل ہو گئے ہیں فالحمد للہ رب العالمین۔

یہ خبر ہمارے ملک کے اخبارات میں دیر سے شائع ہوئی ہے۔ گیمبیا میں یہ اعلان ۶-۷ مئی کو ریڈیو سے ہو گیا تھا کہ وہاں کے وزیر اعظم اسلام سے مشرف ہوئے ہیں۔ وزیر اعظم موصوف کا اسم گرامی داؤد اور فیملی نام جوارا ہے اور اور ان کا مقامی زبان (مینڈیگو اور وولف) میں اس کا تلفظ ڈاوڈ ڈاجوارا ہے۔ بیس پچیس سال قبل جب یہ عیسائی ہوئے۔ تو انگریزی میں ان کا نام ڈیوڈ جوارا

(DAVID JAWARA)

بن گیا۔ ان کی عمر اس وقت چالیس سال کے قریب ہے۔ اور درمیانہ قد کے اچھے مضبوط جوان ہیں۔ گیمبیا کے لوئر ڈویژن کے باشندے ہیں۔ سیاست کے میدان میں داخل ہونے سے پہلے گورنمنٹ گیمبیا کے ملازم اور ویٹرنری ڈاکٹر تھے۔ اس لئے عام طور پر (ڈاکٹر جوارا) کے نام سے مشہور ہیں۔

ڈاکٹر صاحب کے والد ایک نیک اور متدین مسلمان تھے۔ اور ان کا سارا خاندان بھی مسلمان تھا۔ اس لئے ڈاکٹر صاحب کی ابتدائی تعلیم بھی گیمبیا کے دیگر مسلمان بچوں کی طرح قرآن شریف (ناظرہ) کی تعلیم سے شروع ہوئی۔ شمالی اور مغربی افریقہ کا طریقہ تعلیم قرآن شریف (ناظرہ) ہمارے ملک سے مختلف ہے۔ وہاں اب زیر و زبر اور شد و مد کی تعلیم نہیں ہوتی معلم صاحب لکڑی کی تختی پر قرآن شریف کی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لکھ دیتے ہیں۔ اور طالب علم سارا دن اس کی طرف دیکھتا رہتا اور زبانی یاد کرتا رہتا ہے۔ روزانہ ایک دو سطریں لکھ دی جاتی ہیں۔ اور وہ انہیں زبانی یاد کرتا رہتا ہے۔ اس طرح قرآن مجید کے پڑھنے میں پانچ چھ سات سال لگ جاتے ہیں۔ طالب علم ہر روز اپنا سبق زبانی یاد کر لیتا ہے۔ اور اس طرح قرآن شریف کی تعلیم ختم ہو جاتی ہے۔ وہ ہر ایک آیت حافظوں کی طرح سنا دیتا ہے۔ مگر قرآن شریف کا مکمل نسخہ پاس نہ ہونے کی وجہ سے پورا حافظ قرآن بھی نہیں بنتا۔ ہاں ہر ایک آیت فر فر جہاں سے چاہو سنا دیتا ہے۔

جس زمانہ میں ڈاکٹر داؤد ڈاجوارا کی تعلیم شروع ہوئی۔ اس زمانہ میں گیمبیا کے متدین مسلمان اپنے بچوں کو انگریزی مدارس میں داخل نہیں کرواتے تھے۔ کیونکہ مدارس کا انتظام مغربی افریقہ کی حکومتیں براہ راست اپنے ہاتھ میں نہیں رکھتی تھیں۔ بلکہ تعلیم کا سب انتظام عیسائی مشنوں کے ہاتھ میں دیا ہوا تھا۔ مالی امداد گورنمنٹ مشنوں کو دیتی تھی۔ اس لئے مختلف یورپین حکومتوں نے جو مغربی افریقہ پر مسلط تھیں۔ اپنے اپنے ممالک کے عیسائی مشن بلائے ہوئے تھے۔ اور یہ مشن سب سے پہلے مسلمان اور لامذہب افریقن بچوں کے نام عیسائی بنا کر سکول کے رجسٹروں میں لکھتے تھے۔ پھر جب وہ چار پانچ سال تک تعلیم پا لیں۔ تو ان میں سے وہی طالب علم آگے تعلیم حاصل کر سکتا تھا۔ جو عیسائی ہونا قبول کرے اور مشن کو باقاعدہ تحریر دے دے۔

اس کی وجہ سے غیور مسلمان اپنے بچوں کو ان سکولوں میں داخل نہیں کرواتے تھے کیونکہ وہ کہتے تھے کہ ہم ہرگز اپنے بچوں کو عیسائی نہیں بنائیں گے۔ خواہ ہمارے بچے ان پڑھ ہی رہ جائیں۔ اور اس کا طبعی نتیجہ یہ نکلا کہ مسلمان حکومت کی ملازمت سے باہر رہے۔

ڈاکٹر صاحب نے مڈل تک ایک عیسائی مشن سکول میں تعلیم حاصل کی۔ مڈل کی تعلیم کے بعد مشن سکول جس طالب علم کو لائق و قابل دیکھتا تھا۔ اپنے خرچ پر اپنے اصل ملک میں مزید تعلیم کے لئے بھیج دیتا تھا۔ تا وہاں یہ نوجوان انہی کے رنگ میں رنگین ہو کر اپنے ملک میں واپس آئیں۔ اور پادری بنیں یا گورنمنٹ کے ملازم ہوں۔ اور ان کے ذریعہ ان کے دوسرے اقربا بھی عیسائیت کا شکار ہو جائیں۔ اسی پروگرام کے مطابق جوارا صاحب انگلستان بھیجے گئے۔ چنانچہ انہوں نے عیسائیت قبول کر لی اور وہاں سے ویٹرنری ڈاکٹر بن کر آئے اور گورنمنٹ گیمبیا کے ملازم ہو کر وسط گیمبیا میں متعین ہو گئے۔

ڈاکٹر صاحب کے والد صاحب کو اپنے اس لائق فرزند کے دینِ اسلام کو خیرباد کہہ دینے اور عیسائیت میں داخل ہو جانے کا بہت افسوس و صدمہ ہوا۔ اور اپنی ناراضگی کا اس نے برملا اظہار کیا۔ ڈاکٹر صاحب اپنے پیشہ کے قابل آدمی تھے۔ اور بڑے دل عزیز بھی تھے۔ جہاں جہاں متعین ہوئے وہاں مشہور بھی ہوئے۔ باپ اور بیٹے کے ناخوشگوار تعلقات کو دیکھ کر گورنر گیمبیا نے کوشش کی کہ ان دونوں کی کسی طرح صلح ہو جائے۔ اور اس غرض سے گورنر صاحب ان کے گاؤں میں گئے اور اس طرح باپ اور بیٹے کی عزیمت کا امتحان ہوا۔ باپ اسلام پر ثابت قدم رہا۔ اور اسلام پر ہی اس دنیا سے طبعی عمر پا کر رخصت ہوا۔ اور بیٹے نے بھی ۶ مئی ۱۹۶۵ء تک عیسائیت پر استقامت دکھائی۔ اور آہستہ آہستہ گورنر گیمبیا کی ایگزیکٹو کونسل کے ممبر بن گئے۔ اور پھر چیف منسٹر مقرر ہو گئے۔

۱۰ مارچ ۱۹۶۱ء کو گیمبیا میں میرے ذریعہ احمدیہ مسلم مشن کھولا گیا۔ اور میرے وہاں پہونچنے کے ہفتہ عشرہ بعد ڈاکٹر صاحب کی پارٹی (P.P.P.) کے ایک سرکردہ مسلمان رکن اور وزیر (آنریبل شریف عیسے) نے استعفیٰ دے دیا۔ اور ان کے چند دن بعد ڈاکٹر جوارا صاحب نے بھی استعفیٰ دے دیا۔ اور دونوں دوست گورنر گیمبیا (سر رونڈل) سے برسرپیکار ہو گئے۔ اور گیمبیا میں انتخابات اور آزادی کا مطالبہ کیا۔

انہی ایام میں ایک دفعہ ہم (بصورت وفد) ان کے گاؤں میں ان کے مکان پر انہیں تبلیغ کرنے کے لئے بھی گئے۔ ہمارا بہت اچھا استقبال ان کی طرف سے کیا گیا۔ ہم نے ان کی بیوی سے کہا (جو ڈاکٹر صاحب کی طرح اچھی تعلیم یافتہ ہے) کہ ڈاکٹر صاحب کے سب رشتہ دار مسلمان ہیں۔ اب تم بھی مسلمان ہو جاؤ۔ اس نے جواب دیا کہ میں تو ان کو مسلمان ہونے سے روکتی نہیں۔ لیکن مجھے ڈر ہے کہ کہیں مسلمان ہو کر کوئی اور شادی نہ کر لیں (رومن کیتھولک کے نزدیک دوسری شادی منع ہے)

اس وقت گیمبیا میں بظاہر یو پی (United Party) کی اکثریت تھی (جس کا پریذیڈنٹ بھی ایک عیسائی تھا) اور ڈاکٹر جوارا صاحب کی پی۔ پی۔ پی (پیپلز پروگریسو پارٹی) اور ڈیموکریٹک پارٹی اقلیت تھی۔ مگر ۱۹۶۲ء کے عام انتخابات میں ڈاکٹر صاحب کی پارٹی (P.P.P.) کو بھاری اکثریت حاصل ہو گئی۔ اور ڈاکٹر صاحب کو ان کی پارٹی نے پریمیئر منتخب کر لیا۔ اور آنریبل شریف عیسے فنانس منسٹر ہو گئے۔ اور مکمل آزادی کی مہم تیز تر کر دی چنانچہ اکتوبر ۱۹۶۳ء میں مکمل اندرونی آزادی کا اعلان ہو گیا۔ اور اکتوبر ۶۴ء خارجی آزادی کے لئے مقرر ہوا۔ مگر بوجہ تجارتی موسم ہونے اور قریب رمضان و عید یہ رسم آزادی فروری ۱۹۶۵ء میں عمل میں آئی۔ اور گیمبیا بھی دنیا کے مکمل آزاد ممالک میں شامل ہو گیا۔ اور گیمبیا کے آزاد ہو جانے سے انگریزوں کی مغربی افریقہ میں نو آبادیات کی صف لپیٹ دی گئی۔ والحمد للہ رب العالمین

میرے گزشتہ سال (جون میں) گیمبیا سے پاکستان کے لئے روانہ ہونے سے چند روز قبل گورنر گیمبیا کی طرف سے ایک سرکاری تقریب تھی۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی برکت سے میں بھی مدعو تھا۔ وزیر زراعت آنریبل کانی Kanuyi اور فنانس منسٹر آنریبل شریف عیسے نے پرائم منسٹر ڈاکٹر جوارا سے ذکر کر دیا کہ میں چند دن تک یہاں سے روانہ ہونے والا ہوں۔ انہوں نے مجھے کہا کہ آپ جشن آزادی میں شامل ہونے کے بعد جائیں۔ اس سے پہلے تبلیغ میں نے کہا آپ کے پاسپورٹ آفس نے (یہ محکمہ وزیر اعظم کے ماتحت ہے) نے تو لکھا ہے کہ نئے احمدی (مبلغ صاحب) کے آنے کے ایک ماہ بعد تک آپ کو یہاں سے روانہ ہو جانا چاہیئے۔ انہوں نے کہا۔ میں ابھی ان کو ٹیلیفون کرتا ہوں یہ شرط آپ کے لئے نہیں ہے۔ دوسرے لوگوں کے لئے ہوتی ہے۔ اور اس طرح اپنی قلبی کیفیت کا اظہار کیا۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء

ڈاکٹر جوارا صاحب کی طبیعت میں شرافت تھی اور حق جوئی کا مادہ بھی۔ ان کا عیسائیت میں داخل ہونا بھی اسلامی تعلیمات سے کلی ناواقفیت پر مبنی تھا۔ اور نہ صرف ڈاکٹر جوارا صاحب ہی بلکہ آپ کی طرح اور بھی بے شمار لوگ اپنی اسلام سے ناواقفیت اور عیسائیت کی الحادی تعلیم سے متاثر ہو کر افریقہ کے دور دراز علاقوں میں عیسائیت کا

شکار ہو گئے اور اب اللہ تعالیٰ نے ان کو اسلام کی صحیح تعلیم اور اس کی برکات سے منور کیا۔ اور عیسائیت کی حقیقی تصویر اور عیسائی حکومتوں کے توحید اور انسانی عزت و عصمت کے برباد کن مکائد سے آگاہ کیا۔ اس لئے اب پھر ان کا اسلام کی طرف رجوع ہو گیا ہے۔ چنانچہ حکومت گیمبیا کے ایک بہت بڑے عہدہ دار مسٹر فاسٹر اور دیگر کئی معززین جن کے نام پہلے پال اور جون وغیرہ تھے اسلام کی آغوش میں میری گیمبیا میں موجودگی میں آ گئے اور اب گیمبیا کے وزیر اعظم Dr. DAWD JAWARA کا بھی اللہ تعالیٰ نے اسلام کے لئے سینہ کھول دیا۔ اور ڈاکٹر صاحب نے اپنے اسلام کا خود اعلان کر کے وہ کام کر کے دکھلایا ہے جو درحقیقت ایک بہت بڑی بہادری کا کام ہے۔ اور ایسے بہادرانہ قدم اٹھانا ڈاکٹر جوارا صاحب جیسے جوانمردوں کا ہی کام ہے۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آنریبل ڈاکٹر صاحب کو ثابت قدمی عطا فرمائے اور جس طرح وہ سیاسی میدان میں قابلِ داد ترقی کر کے وزیر اعظم بنے ہیں اب اللہ تعالیٰ انہیں اسلام میں بھی بلند مرتبہ حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی اپنی جناب سے اجرِ عظیم عطا فرماوے جن کی دعاؤں کتابوں اور خلفاء کے ذریعہ یہ تاریخی تغیرات ہو رہے ہیں۔ اور اسلام دوبارہ اپنی شان و شوکت کے ساتھ دنیا پر جلوہ گر ہو رہا ہے۔

وکل برکۃ من محمد
صلے اللہ علیہ وسلم
فتبارک من علم و
تعلم۔

اور چار لڑکیاں چھوڑی ہیں۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے اور خاص مقامِ قرب سے نوازے نیز جملہ پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے دین و دنیا میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

اطفال کی رپورٹیں

ابھی وقت ہے کہ آپ اپنی مجلس اطفال الاحمدیہ کی مساعی کی رپورٹ فوراً مرکز میں بھجوائیں۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ (مہتمم اطفال)

سوالات اور انکے مختصر جواب

(مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد)

سوال ۱۰۹:۔ تدبیر کیا ہے؟

جواب:۔ ایک مخفی عبادت جو خدائی تقدیر کے کھینچنے اور اس کے فضل کو جذب کرنے کا بڑا ذریعہ ہے۔

سوال ۱۱۰:۔ خدا کے پیاروں کو تکلیفوں سے کیوں دوچار ہونا پڑتا ہے؟

جواب:۔ تکمیل عبودیت کے لئے

سوال ۱۱۱:۔ کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نبوت ختم نہیں ہو گئی؟

جواب:۔ فقط نبوت ہی نہیں انسانیت کا ہر کمال آنحضرتؐ پر ختم ہو گیا ہے ؎

ختم شد بر نفس پاکش ہر کمال
لاجرم شد ختم ہر پیغمبرے

(المسیح الموعودؑ)

سوال ۱۱۲:۔ خطۂ کشمیر کی مذہبی اہمیت کیا ہے؟

جواب:۔ یہاں خدا کے برگزیدہ نبی حضرت مسیحؑ کا مزار ہے جو محلہ خانیار سرینگر میں واقع ہے۔

سوال ۱۱۳:۔ صلوٰۃ اور دعا میں کیا فرق ہے؟

جواب:۔ جب دعا محض رضائے الٰہی کے حصول کی غرض سے کی جائے تو وہ صلوٰۃ کے نام سے موسوم کی جاتی ہے۔

سوال ۱۱۴:۔ نبی استغفار کیوں کیا کرتے ہیں؟

جواب:۔ نبی کا استغفار کمال معرفت کا نشان ہے جس کے معنی یہ ہیں کہ الٰہی اگر بشریت کی وجہ سے دعوت و تبلیغ کے کام میں کوئی کمی رہ گئی ہے تو وہ اپنے فضل سے پوری کر دے۔

سوال ۱۱۵:۔ حقیقی آزادی کس طرح حاصل ہو سکتی ہے؟

جواب:۔ سیدنا نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم (فداہ ابی و امی و نفسی و روحی) کی سچی غلامی سے!

سوال ۱۱۶:۔ امامِ غیب کی نسبت آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب:۔ ہر خدائی امام پردۂ غیب ہی سے ظاہر ہوتا ہے نگاہیں کسی اور مقام اور خاندان میں اس کی تلاش کرتی ہیں مگر وہ کسی اور جگہ اور کسی اور خاندان میں جلوہ افروز ہو جاتا ہے۔

سوال ۱۱۷:۔ "من فرق بینی وبین المصطفیٰ فما عرفنی وما رانی" کا مطلب کیا ہے؟

جواب:۔ ؎

شاگرد نے جو پایا استاد کی دولت ہے
احمدؐ کو محمدؐ سے تم کیسے جدا سمجھے

سوال ۱۱۸:۔ انسانِ کامل کون ہیں؟

جواب:۔ ہمارے آقا و مولا حضرت رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم۔

سوال ۱۱۹:۔ آپ حضرت مسیحؑ کے رفع جسمانی کے کیوں قائل نہیں؟

جواب:۔ اس لئے کہ اس سے خدا اور حضرت مسیحؑ کے درمیان فاصلہ تسلیم کرنا پڑتا ہے بحالیکہ خدا فرماتا ہے:۔

نحن اقرب الیہ من
حبل الورید۔

(ہم تو انسان کی شاہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہیں)۔

سوال ۱۲۰:۔ خَلق اور خُلق میں کیا فرق ہے؟

جواب:۔ ظاہری پیدائش کو خلق کہتے ہیں اور باطنی ولادت کو خُلق۔

سوال ۱۲۱:۔ وحی و ولایت ہر شخص کو کیوں نہیں ہوتی؟

جواب:۔ ہر شخص ولی نہیں ہوتا اور نہ ہر ٹیلے سے ٹرانسمیٹر کی آواز سنائی دے سکتی ہے۔

سوال ۱۲۲:۔ فرشتے کیا ہیں؟

جواب:۔ خدا کی آسمانی حکومت کے وزیر۔

سوال ۱۲۳:۔ جبرئیل کون ہیں؟

جواب:۔ محکمہ وحی والہام کے انچارج

سوال ۱۲۴:۔ شیطان کون ہے؟

جواب:۔ سگِ رحمان۔

سوال ۱۲۵:۔ "یبدل اللہ سیئاتھم حسنات" کی تفسیر کریں۔

جواب:۔ اللہ تعالیٰ سچی توبہ کے نتیجہ میں نامہ اعمال کی پہلی بدیاں بھی نیکیوں میں تبدیل کر دیتا ہے۔

سوال ۱۲۶:۔ سچی توبہ کیا ہے؟

جواب:۔ گناہ کی زندگی پر ابدی موت وارد کرنا۔

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی
اور
تزکیۂ نفوس کرتی ہے

انتقالِ پُر ملال

مکرم شیخ احمد الدین صاحب ایڈمنسٹریٹو آفیسر (چہارم) جی ایچ کیو راولپنڈی مورخہ ۲۱ جون ۱۹۶۵ء کو ایک بجکر دس منٹ پر بعمر ۵۱ سال وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ان کا جنازہ ان کے بڑے بھائی مکرم شیخ عبد الرحمٰن صاحب سیکشن آفیسر ریلوے ونگ، وزارت مواصلات حکومت پاکستان راولپنڈی چناب ایکسپریس کے ذریعہ مورخہ ۲۲ جون ۱۹۶۵ء کو ربوہ لائے۔ اسی روز نمازِ عصر کے بعد محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے نمازِ جنازہ پڑھائی جس میں احباب کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ بعد ازاں جنازہ بہشتی مقبرہ لے جا کر مرحوم کی نعش کو وہاں سپردِ خاک کیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر دعا محترم حافظ عبد السلام صاحب وکیل المال تحریکِ جدید نے کرائی۔

مرحوم ایک عرصہ سے بعارضہ نیفرائٹس بیمار تھے اور ۷ مئی ۱۹۶۵ء سے سی ایم ایچ ہسپتال راولپنڈی میں بغرض علاج داخل تھے۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت حاجی محمد صدیق صاحب مرحومؓ (آف سابق وائسرائے ہاؤس نئی دہلی) کے سب سے چھوٹے صاحبزادے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پابند صوم و صلوٰۃ اور تہجد گزار تھے۔ بچپن سے ہی جماعت کے ساتھ آپ کا تعلق بہت فعال نوعیت کا تھا۔ دہلی میں جماعت کے سالانہ جلسوں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا کلام خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا کرتے تھے جہاں بھی رہے جماعت کا کوئی نہ کوئی عہدہ آپ کے سپرد رہا اور آپ بڑے اخلاص کے ساتھ جماعتی خدمات بجا لاتے رہے۔ قیامِ پاکستان کے بعد سے آپ بسلسلہ ملازمت راولپنڈی میں مقیم تھے۔ "مسجد نور" راولپنڈی کی تعمیر کمیٹی کے آپ سرگرم رکن تھے۔ چنانچہ اس کی تعمیر کے مکمل ہونے میں آپ کا حصہ بہت نمایاں تھا۔ مرحوم نے اپنے پیچھے مغفورہ اہلیہ کے علاوہ ایک چھوٹا لڑکا (باقی کالم ۱ کے نیچے)

چندہ جلسہ سالانہ

(قسط ۳)

یہ مضمون ختم کرنے سے پہلے خاکسار حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اس تقریر میں سے جس کے چند اقتباسات قبل ازیں پیش کئے جا چکے ہیں۔ صرف ایک اقتباس اور پیش کرتا ہے تا تمام احباب چندہ جلسہ سالانہ کی اہمیت کو اچھی طرح سمجھ لیں۔ حضور فرماتے ہیں:-

"حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں جماعت کے دوست چندہ جلسہ سالانہ ہمیشہ الگ دیا کرتے تھے اور چونکہ تمام انتظام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ میں تھا۔ اسلئے لوگ آپ کو روپیہ بھجوا دیتے تھے یا یہاں آتے تو آپ کی خدمت میں پیش کر دیتے۔ اور اس طرح ان کے دلوں میں سکینت پیدا ہو جاتی کہ انہوں نے نیکی کے اس شعبہ میں بھی حصہ لے لیا ہے۔ پس اگر اس چندہ کو الگ نہ رکھا جائے تو نیکی کی وہ روح جماعت میں پیدا نہیں ہوگی۔ جو اسے الگ رکھنے کی صورت میں پیدا ہوتی ہے۔ اس کی ایسی ہی مثال ہے۔ جیسے پانچ روپے اگر نیکی کے ایک مقام پر خرچ کر دئے جائیں۔ تو اس سے نیکی کی وہ روح پیدا نہیں ہوتی جو پانچ روپے پانچ مختلف جگہوں میں خرچ کرنے سے پیدا ہوتی ہے۔ اس طرح ان کے دل میں نیکی کی روح زیادہ سے زیادہ ترقی کر جاتی ہے اور وہ اس بات کے لئے تیار رہتا ہے کہ جب بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی آواز آئے۔ وہ فوراً لبیک کہتا ہوا قربانی پیش کر دے۔ مثلاً وہی دوست جو اب تحریک جدید میں حصہ لے رہے ہیں اگر دوسری تحریکوں میں اس سے زیادہ چندہ بھی دیں۔ مثلاً وصیت کے حصہ آمد یا حصہ جائداد کو بڑھا دیں۔ مگر تحریک جدید میں حصہ نہ لیں تو گو انہوں نے پہلی تحریکوں میں زیادہ حصہ لیا ہوگا۔ مگر ان کے اندر نیکی میں ترقی کرنے کی وہ روح پیدا نہیں ہوگی۔ جو اس طرح پیدا ہوتی ہے۔ کہ ایک نئی مد میں نئی تحریک کے ماتحت قربانی پیش کر رہے ہیں۔ پس مختلف تحریکات کا ہونا جماعت کی روحانی ترقی کے لئے نہایت ضروری ہے۔ اگر صرف چندہ عام جماعت سے وصول کیا جاتا تو اس کے دل میں وہ روحانیت پیدا نہیں ہوتی۔ جو چندہ عام اور وصیت کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہے۔ اور اگر صرف چندہ عام اور وصیت کی مدات ہوتیں تو ان دونوں کے نتیجہ میں بھی روحانیت پیدا نہ ہو سکتی۔ جو چندہ عام چندہ وصیت اور چندہ جلسہ سالانہ کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ گویا ہر نئی تحریک مومنوں کے دلوں میں ایک نیا ایمان پیدا کر دیتی ہے۔ میرا یہ مطلب نہیں کہ ہم دیوانگی کے طور پر اپنے چندوں کو بڑھاتے چلے جائیں۔ میرا مطلب صرف یہ ہے۔ کہ وہ سکیمیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت کی روحانی ترقی کے لئے جاری فرمائی تھیں۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم انہیں جاری رکھیں تا کہ نیکی کے موجبات اور اسکے محرکات ہر وقت ہمارے سامنے رہیں۔ اور وہ نئی سے نئی شکل میں ہمارے سامنے آتے رہیں"۔ (رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۴۳ء صفحہ ۹۷-۹۸)

دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ہم میں سے ہر فرد کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات سمجھنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ والسلام

(ناظر بیت المال ربوہ)

واقفین زندگی طلباء کیلئے ضروری اعلان

واقفین زندگی طلباء جنہوں نے امسال میٹرک کا امتحان دیا تھا وہ اعلان پڑھتے ہی نتیجہ سے وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو مطلع کریں۔ گرمی کی تعطیلات کے بعد جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے ایسے واقفین زندگی کا انٹرویو ہوگا۔ جس کا پروگرام الفضل میں شائع ہوگا اور انفرادی طور پر بھی واقفین کو اطلاع دی جائے گی۔ نیز ایسے نوجوان جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے میٹرک کے امتحان میں کامیابی عطا فرمائی ہے۔ اور خدمت دین سے دلچسپی رکھتے ہیں۔ وقف زندگی کے لئے تحریک جدید میں اپنا نام پیش کر سکتے ہیں۔ ضروری کوائف مہیا ہونے پر انہیں بھی جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے انٹرویو کے لئے بلا لیا جائے گا۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ ضلع جھنگ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے۔

پاکستان ویسٹرن ریلوے ہیڈکوارٹرز آفس۔ لاہور

نوٹس

پاکستان ویسٹرن ریلوے میں ۲۷۵-۵۰ روپے کے سکیل میں علاوہ دیگر الاؤنسوں کے جو قواعد کے مطابق ملتے ہوں گے، اسسٹنٹ کیمسٹ کی نو اسامیوں کے لئے (جن میں سے چھ اس وقت خالی ہیں اور تین متوقع ہیں) ایسے امیدواروں کی درخواستیں مطلوب ہیں جو مغربی پاکستان کی شہرت رکھتے ہوں۔ ان اسامیوں میں سے ۳۳ فی صد ریلوے ملازمین (زیر ملازمت، ریٹائرڈ یا متوفی) کے بیٹوں، پوتوں، نواسوں اور زیر ولایت یتیم بھائیوں کے لئے مخصوص ہیں۔ اس ۳۳ فی صد تخصیص کے ضمن میں زیر غور آنے والے امیدواروں کے لئے ضروری ہوگا کہ وہ اپنی درخواست کے فارم کے ساتھ مندرجہ ذیل دستاویزات منسلک کریں۔

(ا) اس امر کا ثبوت کہ امیدوار کا باپ/دادا/نانا/ولی بھائی مستقل کنفرم شدہ ریلوے ملازم ہے/تھا۔ زیر ولایت بھائی ہونے کی صورت میں اس امر کا واضح ثبوت کہ اس کا باپ زندہ نہیں اور وہ کلی طور پر اپنے بھائی پر انحصار رکھتا ہے۔

ب۔ اگر امیدوار کا باپ/دادا/نانا اب ریلوے کی ملازمت میں نہیں تو اس امر کا واضح ثبوت کہ

(ا) اسے ڈسپلنری اینڈ اپیل رولز کے ماتحت نوکری سے علیحدہ یا برخاست نہیں کیا گیا تھا

(ii) اسے گریجوئٹی/پراویڈنٹ فنڈ میں خصوصی امداد یا پنشن ملی تھی۔

قابلیت امیدواروں کے لئے ضروری ہوگا کہ وہ بی ایس سی (کیمسٹری آنرز) گریجویٹ ترجیح ہوں گے یا ایسے ایم ایس سی جنہیں کسی ریلوے یا کمرشل لیبارٹری میں تجزیاتی کام کا کم از کم ایک سالہ عملی تجربہ ضرور حاصل ہو۔

عمر عمر ۴ جولائی ۱۹۶۵ء کو ۱۸ اور ۳۰ برس کے درمیان ہونی چاہیئے۔

درخواستوں کی پیشی (ا) درخواستیں مقررہ فارموں پر آنی ہوں گی جو پاکستان ریلوے کے بڑے بڑے سٹیشنوں سے ایک روپے میں مل سکتا ہے۔ درخواستیں فارم پر مطبوعہ ہدایات کے مطابق باقاعدہ پر کر کے نزدیک ترین منیجر ایمپلائمنٹ ایکس چینج کو بھیجنی ہوں گی۔

(ب) سرکاری ریلوے ملازم امیدوار بھی اپنی درخواستیں نزدیک ترین ایمپلائمنٹ ایکس چینج کو اپنے محکموں کے سربراہوں کی وساطت سے بھیجیں۔

(ج) درخواستیں جن کے ساتھ سندات کی مصدقہ نقول منسلک ہوں۔ دفتر وائس چیئرمین (پرسونل) پی ڈبلیو آر ایمپریس روڈ لاہور میں زیادہ سے زیادہ ۴ جولائی ۱۹۶۵ء تک پہنچ جانی چاہئیں متعلقہ ضلع کے کسی کلاس ۱ مجسٹریٹ یا ڈپٹی کمشنر سے حاصل کردہ وطنیت کا سرٹیفکیٹ اور دیگر سندات درخواست کے فارم کے ساتھ لازماً پیش کئے جائیں۔

خاص مراعات (ا) نیڈ بیسڈ کاسٹس کے امیدواروں سے (ii) مغربی پاکستان بشمول ریاستہائے ملحقہ کے قبائلی علاقوں کے امیدواروں سے (iii) علاقہ آزاد کشمیر، گلگت ایجنسی، بلتستان کے مستقل باشندوں ریاستہائے جموں و کشمیر کے ایسے باشندوں سے جو ہجرت کر کے محولہ بالا علاقوں یا پاکستان کے کسی بھی علاقے میں آ بسے ہوں اور مغربی پاکستان کے ضلع ڈیرہ غازیخان کے مستثنیٰ علاقوں کے امیدواروں سے،

(ا) درخواست کے فارم کی قیمت ایک روپے کی بجائے صرف ۲۵ پیسے لی جائے گی

(ب) عمر کی بڑی حد میں تین سال کی رعایت برتی جائے گی

امتحان اور انٹرویوں کے لئے بلائے جانے والے امیدواروں کو کوئی سفر خرچ یا دیگر اخراجات ادا نہیں کئے جائیں گے۔

کامیاب امیدواروں کو مطلوبہ ڈاکٹری امتحان پاس کرنا پڑے گا۔

درخواستیں جن کے ساتھ سندات کی مصدقہ نقول ہوں وائس چیئرمین (پرسونل) پاکستان ویسٹرن ریلوے ہیڈکوارٹرز آفس ایمپریس روڈ لاہور کو زیادہ سے زیادہ ۴ جولائی ۱۹۶۵ء تک مل جانی چاہئیں ایمپلائمنٹ ایکس چینج میں درخواستوں کی وصولی کی آخری تاریخ ۲ جولائی ۱۹۶۵ء ہے

ایس۔ اے۔ صدیقی

برائے وائس چیئرمین (پرسونل)

تصحیح اخبار الفضل مورخہ ۱۹ جون ۱۹۶۵ء کے صفحہ پر ایک فہرست "مساہمین خاص مسجد احمدیہ زیورک (سوئٹزرلینڈ)" شائع ہوئی ہے۔ اس کے شمار ۳۵ میں نام غلط چھپ گیا ہے۔ درست اندراج حسب ذیل ہے:-

محترمہ عزیز بیگم صاحبہ بیگم نوابزادہ چوہدری محمد سعید صاحب حیدرآباد سندھ بجانب نواب عزیز وقار احمد ۳۰/-

(نائب وکیل المال تحریک جدید)

برائے لجنات

(۱)

میٹرک کا نتیجہ نکل چکا ہے۔ لجنہ مرکزیہ کامیاب طلبا کو مبارک باد پیش کرتی ہے۔ نیز درخواست کرتی ہے کہ وہ اپنی کامیابی کی خوشی میں چندہ خدمت خلق کی مد میں کچھ نہ کچھ چندہ حسب توفیق ضرور دیں۔

چندہ اصلاح و ارشاد کی آمد بھی برائے نام ہے۔ بہنوں کو معلوم ہے کہ جماعت احمدیہ کا اصل مقصد دنیا میں حقیقی اسلام پھیلانا ہے۔ چندہ اصلاح و ارشاد اس مقصد کو پورا کرنے میں ممد و معاون ہے اس لئے لجنات سے درخواست ہے کہ وہ ہر دو مدات میں حصہ لے کر ثواب دارین حاصل کریں۔ سیکرٹریان مال اپنی لجنات کے چندہ جات کی وصولی کی طرف خاص دھیان دیں۔

(سیکرٹری مال لجنہ مرکزیہ ربوہ)

(۲)

تمام لجنات کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ یکم جولائی سے ۳۱ جولائی تک جو کلاس ارشاد و اصلاح کے زیر انتظام لگائی جا رہی ہے۔ اس میں پردہ کا انتظام ہوگا۔ مقامی اور بیرونجات کی تمام وہ مستورات اور طالبات جو اچھی طرح لکھنا پڑھنا جانتی ہیں۔ اس کلاس میں شامل ہوں طالبات کے نام بھجوا دئے جائیں۔ رہائش کا انتظام دفتر لجنہ میں ہوگا۔ ان شاء اللہ موسم کے مطابق بستر ہمراہ لائیں۔

(سیکرٹری تعلیم)

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار نے امسال انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور کے تیسرے سال کا امتحان دیا ہے
(محمود حسین۔ دہلی روڈ غلام احمد پارک لاہور چھاؤنی)

۲۔ مرزا حمید احمد صاحب عرصہ ۶ سال سے جوڑوں کے درد کی وجہ سے بیمار ہیں۔
خاکسار محمد امین کارکن ٹاؤن کمیٹی ربوہ

۳۔ میرے لڑکے نے امسال ایل ایل بی فائنل کا امتحان دیا ہے۔
(ماسٹر عبدالرحمٰن معرفت چوہدری عبدالمجید صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ میتلا جنوبی)

۴۔ میں تقریباً ایک مہینہ سے بیمار ہوں (صاحبزادہ عبدالسلام برادر خورد صاحبزادہ عبدالحمید صاحب ٹوپی۔ ضلع مردان حال ایبٹ آباد)

۵۔ میرے بھائی سفیر احمد صاحب دو سالہ گارمنٹ ٹکنالوجی کا فسٹ کلاس کا سرٹیفکیٹ حاصل کر کے ڈپلومہ کورس کے لئے سلیکٹ کر لئے گئے ہیں۔ آئندہ نمایاں کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔
تنویر احمد پی۔ پی۔ ڈی مالیر کراچی

۶۔ میرے ماموں زاد بھائی محمد اکرم صاحب اپینڈیکس کی شدید درد کی وجہ سے سرگودھا ہسپتال میں داخل ہیں۔
(بشیر احمد سالک)

۷۔ خاکسار امسال ایم اے (اکنامکس) کا امتحان دے رہا ہے۔ (فضل احمد۔ احمدیہ ہوسٹل ربوہ)

احباب ان سب کی اعلیٰ کامیابی اور شفایابی کے لئے دعا فرماویں۔

اعلان نکاح و شادی

مورخہ ۱۵/۶/۶۵ کو خاکسار کے چھوٹے بھائی حوالدار ملک مبارک احمد صاحب ابن مکرم کرم الدین صاحب مرحوم چکوال کا نکاح مکرمہ مسکینہ صاحبہ بنت غلام حسین صاحب کھچی سے پانچصد روپیہ حق مہر پر مسجد احمدیہ چکوال میں پڑھا گیا۔ نکاح کا اعلان محترم مکرم قریشی محمد اسلم صاحب شاہد مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ چکوال نے فرمایا۔ اگلے روز تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ایزد شتہ جانبین کے لئے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔

خاکسار:۔
(ملک نذیر احمد احمدی مربی مسجد احمدیہ چکوال)

دعائے مغفرت

میری والدہ محترمہ اللہ رکھی صاحبہ اہلیہ چوہدری احمد علی صاحب مورخہ ۸ جون ۶۵ء بعد نماز مغرب چک نمبر ۴۱ ضلع لائلپور میں وفات پا گئیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

مورخہ ۹ جون ۶۵ء میت ربوہ لائی گئی۔ بعد نماز عصر مولانا جلال الدین صاحب شمس نے نماز جنازہ پڑھائی۔ والدہ محترمہ موصیہ تھیں لہٰذا انہیں بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ ان کی مغفرت نیز بلندی درجات کے لئے درخواست ہے۔

(نائب صوبیدار فضل کریم اے ایس سی ریکارڈز جہلم چھاؤنی)

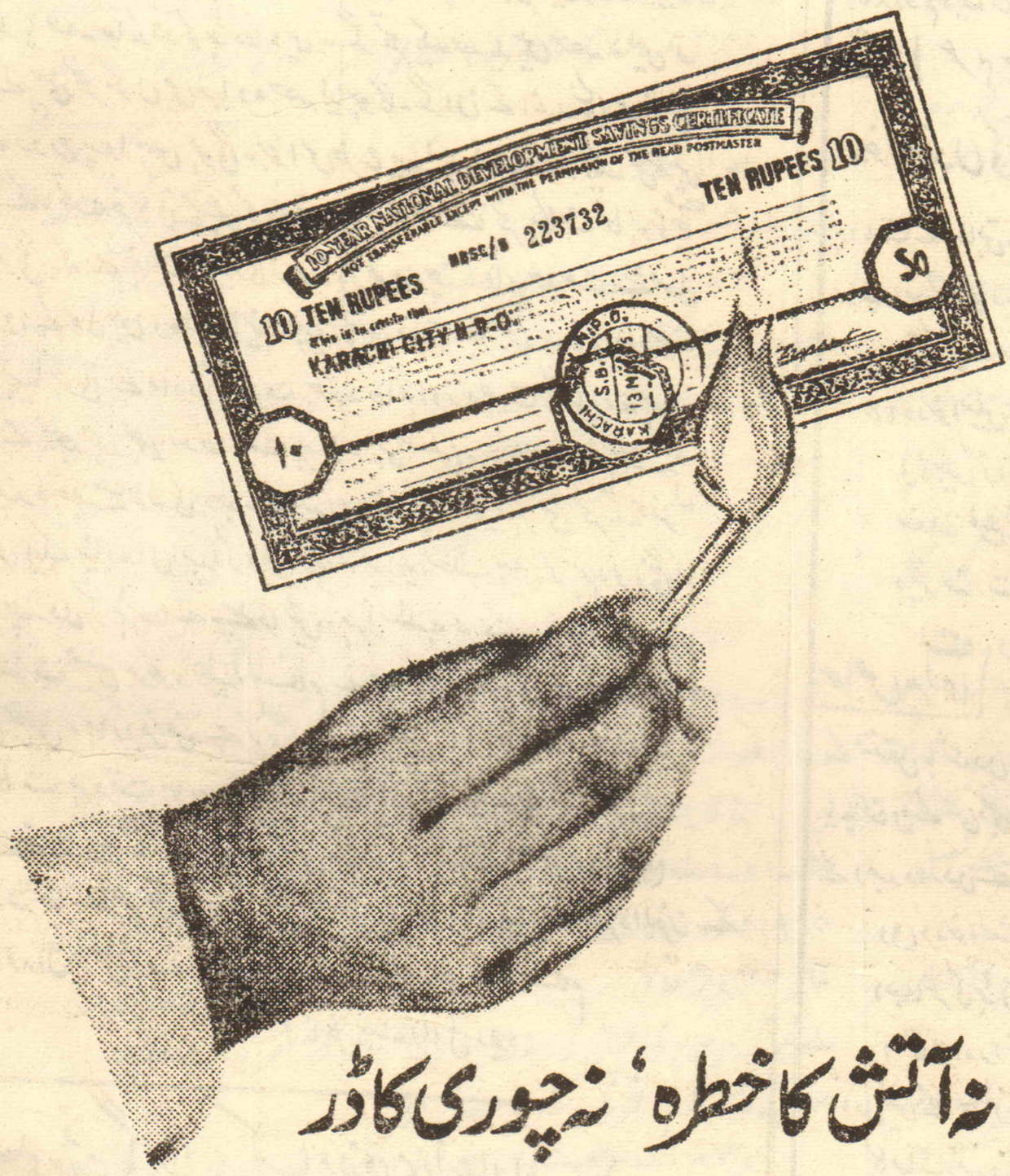

نہ آتش کا خطرہ، نہ چوری کا ڈر

سیونگ سرٹیفکیٹ ہی ایسا بیش بہا، محفوظ ترین سرمایہ ہے جسے نہ آگ کا، نہ چور کا خدشہ ہے۔ بلکہ اس میں ۶ فیصد سالانہ مصدقہ منافع ہے نیز سرمائے اور منافع دونوں پر انکم ٹیکس کی سہولت بھی حاصل ہے۔

ہر کوئی ۳۰ ہزار روپے تک کی رقم لگا سکتا ہے۔

سیونگ سرٹیفکیٹ

ڈاکخانہ سے خریدیئے۔

United

DFP 7/227

وصایا

ضروری نوٹ (۱) مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرما دیں۔

(۲) ان وصایا کو جو نمبر دئے گئے ہیں۔ وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں۔ بلکہ یہ مثل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دئے جائیں گے۔

(۳) وصیت کی منظوری تک وصیت کنندہ اگر چاہے تو اس عرصہ میں چندہ عام ادا کرتا رہے مگر بہتر یہی ہے کہ وہ حصہ آمد ادا کرے۔ کیونکہ وہ وصیت کی نیت کر چکا ہے

وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز صدر ربوہ)

مثل نمبر ۱۷۸۲۳ میں فضل بیگم بیوہ چوہدری ظہور حسین صاحب قوم جٹ عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۰ء ساکن ۲۳ گنگا رام بلڈنگ دی مال لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد درج ذیل ہے۔ ۱۸ ایکڑ اراضی جو چک ۱۸۵/ب ضلع لائلپور میں ہے۔ جس کی مالیت ۲۰۰۰۰/- روپے ہے۔ جو میرے خاوند مرحوم نے ورثہ میں چھوڑی ہے۔ اس اراضی میں میرا آٹھواں حصہ ہے۔ مبلغ ۵۰۰۰/- روپے میرے پاس نقد موجود ہیں۔ ایک جوڑی سونے کی بالیاں مالیتی ۲۰۰/- روپے میرے پاس ہے۔ میرا حق مہر معاف کر دیا گیا تھا۔ میں اپنی مذکورہ بالا جائیداد مالیتی ۸۲۰۰/- روپے کے ۱/۸ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اسکے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں یا بوقت وفات میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میں اپنی مذکورہ بالا اراضی کا حصہ وصیت منڈی کے بھاؤ اپنی زندگی میں ادا کر دوں گی اگر میں ایسا نہ کر سکوں اور میرے ورثاء بھی ایسا نہ کر سکیں تو میری وصیت منسوخ سمجھی جائے اس وقت میری آمد کوئی نہیں۔ اگر کسی وقت کوئی ذریعہ آمد پیدا ہو جائے تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

الامتہ:۔ نشان انگوٹھا فضل بیگم

گواہ شد:۔ منور احمد ولد چوہدری محمد حسین صاحب مرحوم لاہور

گواہ شد:۔ نذیر احمد ولد دیوان علی لاہور

مثل نمبر ۱۷۸۲۴ میں میمونہ سلطانہ زوجہ حمید احمد علی صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن جھنگ صدر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری منقولہ جائیداد بصورت زیورات اور مہر ہے۔ جس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ مہر ۱۵۰۰/- روپے کڑے سنہری ۴ تولہ مندریاں دو عدد سنہری ۱/۲ تولہ کانٹے سنہری ۳ تولے ٹکر بندی ۱/۲ ۱ تولہ گلوبند سنہری ۲ تولہ ہار سنہری ۱/۲ ۱ تولہ کل وزن ساڑھے بارہ تولے قیمتی ۱۶۵/- کل جائیداد ۱۵۰۰/- ۳ روپے میں اپنے تمام زیورات اور مہر کے ۱/۸ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میرے مرنے پر کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد ماسوائے مذکورہ بالا زیورات کے ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری اس وقت ذاتی آمدنی کوئی نہیں۔ اگر کبھی ہوئی تو تا زیست ۱/۸ حصہ کی ادائیگی کرتی رہوں گی۔ نوٹ میں اپنی بیوی کے حصہ جائیداد کی وصیت کی ادائیگی کا ذمہ دار ہوں۔

الامتہ:۔ میمونہ سلطانہ

گواہ شد:۔ ماسٹر علی محمد سیکرٹری وصایا جھنگ صدر

گواہ شد:۔ حمید احمد علی بقلم خود خاوند موصیہ

مثل نمبر ۱۷۸۲۵ میں حمید احمد علی ولد میاں محمد بشیر احمد علی صاحب قوم شیخ پیشہ تجارت عمر ۳۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن جھنگ صدر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری منقولہ یا غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میں اپنے والد صاحب کے ہمراہ اپنا نجی کام کرتا ہوں۔ والد صاحب مجھے یکصد روپیہ جیب خرچ دیتے ہیں۔ میں اس کے ۱/۸ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں۔ اگر میری آمد میں کوئی کمی یا زیادتی ہوئی۔ تو اس کی اطلاع سیکرٹری انجمن کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اگر میرے مرنے پر میری کوئی جائیداد ثابت ہوئی۔ تو اس کے بھی ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ نیز میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے جاری کی جائے۔

العبد:۔ حمید احمد علی جھنگ صدر

گواہ شد:۔ ماسٹر علی محمد سیکرٹری وصایا جھنگ صدر

گواہ شد:۔ محمود احمد علی جھنگ صدر

مثل نمبر ۱۷۸۲۶ میں اصغری خانم زوجہ ڈاکٹر نور الحق خان صاحب قوم کاکے زئی پٹھان پیشہ خانہ داری عمر ۳۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ۲۰/۱۲ فاطمہ جناح روڈ کوئٹہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ جو میری ملکیت ہے۔ حق مہر جو ۲۰۰۰/- روپے تھا۔ نصف بصورت زیور وصول کر چکی ہوں۔ طلائی زیور دو عدد کانٹے دو جوڑی۔ گانی ایک عدد۔ بندا ایک کڑے ایک جوڑی۔ چوڑیاں دس عدد۔ انگشتریاں ۴ عدد ٹیکہ ایک عدد) وزن تقریباً ۴ تولے کل قیمت ۵۰۴/- روپے ہے۔ اس کے ۱/۸ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی مزید جائداد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل کروں تو ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہوگا۔ اس کے ۱/۸ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میں اس وصیت کو وقت تحریر سے نافذ سمجھتی ہوں۔

الامتہ:۔ اصغری خانم

گواہ شد:۔ سراج الحق خان مینیجر اے ایم سی ریٹائرڈ فاطمہ جناح روڈ کوئٹہ۔

گواہ شد:۔ فیض الحق خان کوئٹہ۔

مثل نمبر ۱۷۸۲۷ میں جمیلہ خاتون زوجہ راجہ احمد خان صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک ۲۰ ڈیری فارم ڈاکخانہ خاص ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت کوئی آمد نہیں۔ اگر کبھی ہوئی تو وصیت مندرجہ ذیل کے ساتھ شامل ہوگی میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے ہر ایک سو روپیہ میں اپنے خاوند سے وصول کر چکی ہوں۔ لیکن اس کا دسواں حصہ وصیت ادا کر دوں گی۔ چوڑیاں زری ۴ تولہ کنٹھا زری ۴ تولہ اور گانی زری ۲ تولہ کل ۱۰ تولے مالیتی ۱۳۰۰/- روپے ہے۔ میں اس جائیداد کے ۱/۸ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات کے بعد میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۸ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

الامتہ:۔ جمیلہ خاتون

گواہ شد:۔ راجہ احمد خان پیرے دار دفتر پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ خاوند موصیہ

گواہ شد:۔ راجہ شاہ سوار چک ۲۰ ڈیری فارم

مثل نمبر ۱۷۸۲۸ میں مختار بیگم زوجہ احمد دین قوم ملک پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حق مہر ۱۰۰/- روپیہ بذمہ خاوند ہے۔ اس کے علاوہ میرا کوئی زیور نہیں اور نہ ہی کوئی آمد و جائداد ہے۔ میں اپنے حق مہر مبلغ ۱۰۰/- روپے کے ۱/۵ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اسکے علاوہ کوئی آمد یا جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میرے وفات کے بعد میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۵ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے جاری کی جائے۔

الامتہ:۔ نشان انگوٹھا مختار بیگم

گواہ شد:۔ محمد دین سیکرٹری وصایا۔ دارالصدر شرقی ربوہ

گواہ شد:۔ مسعود احمد محلہ دارالصدر شرقی ربوہ

مثل نمبر ۱۷۸۲۹ میں احمد دین ولد محمد دین قوم ملک پیشہ ملازمت عمر ۲۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد پانچ مرلے زمین واقع محلہ دارالیمن مالیتی تقریباً ۲۰۰/- روپے ہے۔ اس کے علاوہ ایک ڈیڑھ مرلے میں نصف حصہ میرا ہے۔ جو مالیتی ۲۰۰/- روپے ہے۔ اس کے علاوہ اور کوئی جائیداد نہیں ہے میں ملازمت کرتا ہوں۔ میری ماہوار آمد ۷۳ روپے ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۸ حصہ بحق صدر انجمن پاکستان ربوہ ادا کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد کوئی آمد یا جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز ربوہ کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میرے مرنے کے بعد جو میرا ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری وصیت تاریخ تحریر سے نافذ سمجھی جائے۔ العبد:۔ احمد دین

دفتر امور خارجہ ربوہ

گواہ شد:۔ محمد دین سیکرٹری وصایا دارالصدر شرقی ربوہ

گواہ شد:۔ مسعود احمد کارکن دفتر امور خارجہ ربوہ

مثل نمبر ۱۷۸۳۰ میں نبی بخش ولد امام الدین صاحب قوم ملک پیشہ ملازمت عمر ۷۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۳ء ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۵/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری کوئی جائداد نہیں۔ میں معمولی کاروبار مزدوری وغیرہ کرکے گزارہ کرتا ہوں جس سے میری ماہوار آمد اندازاً ۷۰ روپے ہو جاتی ہے۔ میں اپنی ماہوار آمد کی جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ بحق وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری وفات کے بعد اگر کوئی متروکہ ثابت ہوگا۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری وصیت تاریخ تحریر سے نافذ سمجھی جائے۔

العبد۔ نشان انگوٹھا نبی بخش دارالصدر شرقی ربوہ۔ گواہ شد۔ نصیر احمد دفتر امور خارجہ۔ گواہ شد محمد دین سکرٹری وصایا دارالصدر شرقی ربوہ

مثل نمبر ۱۷۸۳۱ میں غلام حسین ولد حاکم خان قوم راجپوت پیشہ زمینداری عمر ۶۷ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۳ء چک ۸۸ ج ب ڈاکخانہ خاص ضلع لائل پور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۳/۶۵ ۱۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے۔ زرعی زمین ودکنال ۱۲ کیلے واقع چک ۸۸ ج ب ضلع لائل پور مالیتی ۲۹ ہزار پانچ سو روپے ہیں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ لیکن میرا گزارہ صرف اس جائداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ مجھے اس وقت مبلغ ۱۵ روپے ماہوار پنشن ملتی ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کراتا رہوں گا۔ العبد۔ غلام حسین۔ گواہ شد۔ سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد عبدالقیوم پسر موصی۔

مثل نمبر ۱۷۸۳۲ میں سیدہ بیگم زوجہ نذیر احمد صاحب قوم باجوہ پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن چک ۳۱۱ ج ب کتھووالی ضلع لائل پور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۳/۶۵ ۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے۔ میری کوئی آمد نہیں۔ حق مہر پانچسو روپے جو میں وصول کر چکی ہوں۔ زیور ڈیڑھ تولہ طلائی وزنی سوا تولہ مالیتی ۱۶۲ روپے ہیں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری وصیت آج سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ نشان انگوٹھا سیدہ بیگم۔ گواہ شد سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد نذیر احمد بقلم خود خاوند موصیہ۔

مثل نمبر ۱۷۸۳۳ میں امۃ الباسط شاہدہ زوجہ عطاء الکریم صاحب شاہد قوم راجپوت بھٹی پیشہ خانہ داری عمر ۲۱ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۹/۶۴ ۱۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے مگر میرا ذریعہ آمد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا حق مہر بذمہ خاوند مبلغ ۳ ہزار روپے ہے۔ میرا زیور مندرجہ ذیل ہے۔ گلوبند طلائی وزنی ۳ تولہ۔ نگھ طلائی وزنی ۱/۲ تولہ۔ بالیاں طلائی وزنی ۳/۴ تولہ۔ نگھ طلائی وزنی ۳/۴ تولہ۔ انگوٹھیاں طلائی ۸ عدد وزن ۲ ۱/۲ تولہ۔ لاکٹ طلائی ۱/۲ تولہ۔ جملہ وزن پونے دس تولہ قیمت ۱۱۷۰ روپے۔ اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں۔ میں اپنے حق مہر اور زیورات کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا میری کوئی اور آمد ہوئی تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بموجب وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ الامتہ الباسط شاہدہ۔ گواہ شد قاضی عبدالسلام والد موصیہ۔ گواہ شد ابوالعطاء جالندھری ربوہ

مثل ۱۷۸۳۴ میں محمود احمد ولد مولوی قدرت اللہ صاحب قوم جٹ پیشہ تجارت عمر ۲۶ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوئٹہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۴/۶۵ ۱۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے جو کہ میری ملکیت ہے۔ ایک عدد پلاٹ پانی ناتھ لین قیمت اندازاً ۱۰۰۰۰ روپے ایک عدد پلاٹ میگنگ روڈ قیمت اندازاً ۱۵۰۰۰ روپے کل قیمت جائداد ۲۵۰۰۰ روپے ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بموجب وصیت جائداد داخل کروں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالے کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ اگر اس کے بعد بھی کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا تو اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو متروکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میرا

اس کی وجہ ظاہر ہے، آپ کا حساب آپ کی پاس بک میں درج ہے جس سے کسی قسم کی مشکل پیدا نہیں ہوتی۔ روپیہ جمع کرنا ہو یا نکلوانا تمام اندراجات منٹوں میں ہو جاتے ہیں۔ آپ کے کاروبار یا رہائش گاہ کے بالکل قریب ہر جگہ ڈاکخانے موجود ہیں۔

پورے ملک میں 8,700 سے زیادہ ڈاکخانے آپ کی خدمت کے لئے وقف ہیں۔ بڑے ڈاکخانے کے تحت آنے والی کسی بھی شاخ سے روپیہ نکلوانے کی سہولت موجود ہے۔

آپ کی رقم پر 2½ فیصد سالانہ منافع دیا جاتا ہے۔ جس پر انکم ٹیکس معاف ہے اور یہ منافع ہر ماہ جمع ہوتا رہتا ہے

پوسٹ آفس

سیونگ بینک

۲ گزارہ متعلقہ جائداد پر ہی نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ اس وقت ۱۲۰۰ روپے ماہانہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کراتا رہوں گا۔ میری وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ محمود احمد محمود ایڈووکیٹ

پاکستان ویسٹرن ریلوے لاہور ڈویژن

ٹنڈر نوٹس

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پاکستان ویسٹرن ریلوے لاہور کو مندرجہ ذیل کاموں کے لئے ۳۰ جون ۱۹۶۵ء کے ۱۲½ بجے دوپہر تک پرنٹیڈ ریٹ کے ٹنڈر مطلوب ہیں جو پاکستان ویسٹرن ریلوے کے نظرثانی شدہ شیڈول آف ریٹس پر مبنی ہوں۔ یہ ٹنڈر اسی روز ۱۲½ بجے دوپہر ان ٹنڈر دہندگان کے روبرو موجود ہونا چاہیں گے کھول لئے جائیں گے

نمبر شمار	کام	لاگت کا تخمینہ	زرضمانت
	سامان تعمیر کی فراہمی		
(ا)	سال ۶۶-۱۹۶۵ء کے لئے سب ڈویژن ۳ وزیرآباد میں سامان تعمیر ماسوائے خشت کی فراہمی	۵۰۰۰۰/- روپے	۱۰۰۰/- روپے
(ب)	سال ۶۶-۱۹۶۵ء کے لئے سب ڈویژن ۵ لائلپور میں سامان تعمیر ماسوائے خشت کی فراہمی	۵۰۰۰۰/-	۱۰۰۰/- "
(ج)	سال ۶۶-۱۹۶۵ء کے لئے سب ڈویژن ۶ لائلپور میں سامان تعمیر ماسوائے خشت کی فراہمی	۵۰۰۰۰/-	۱۰۰۰/- "
	درجہ دوم کی خشت (اینٹ) کی فراہمی		
	مندرجہ ذیل سپلائی زون کے لئے ریلوے کی سپیسی فیکیشن کے مطابق درجہ دوم کی خشت (اینٹ) کی فراہمی		
	اسسٹنٹ انجینئر ۳ وزیرآباد کے سیکشن میں		مقدار کا تخمینہ
(A)	(ا) آئی او ڈبلیو وزیرآباد کو وزیرآباد کے مقام پر فراہمی	۳۰۰۰۰۰ (دو لاکھ)	۳۰۰/- روپے
	(ii) آئی او ڈبلیو سیالکوٹ کو سیالکوٹ کے مقام پر فراہمی	۱۵۰۰۰۰ (ڈیڑھ لاکھ)	۲۰۰/- "
	اسسٹنٹ انجینئر ۵ لائلپور کے سیکشن میں		
(B)	(i) آئی او ڈبلیو قلعہ شیخوپورہ کو قلعہ شیخوپورہ کے مقام پر فراہمی	۱۵۰۰۰۰ (ڈیڑھ لاکھ)	۲۰۰/- "
	(ii) آئی او ڈبلیو تاندلیانوالہ کو تاندلیانوالہ کے مقام پر فراہمی	۱۵۰۰۰۰ (")	۲۰۰/- "
	اسسٹنٹ انجینئر ۶ لائلپور کے سیکشن میں		
(C)	(i) آئی او ڈبلیو لائلپور کو لائلپور کے مقام پر فراہمی	۲۵۰۰۰۰ (ڈھائی لاکھ)	۳۰۰/- "
	(ii) اے آئی او ڈبلیو سکھیرا کو سکھیرا کے مقام پر فراہمی	۱۵۰۰۰۰ (ڈیڑھ لاکھ)	۲۰۰/- "

۱۔ مفصل قواعد و ضوابط اور شیڈول آف ریٹس دفتر ہذا کی ورکس اکاؤنٹس سیکشن میں دیکھ سکتے ہیں

۲۔ جن ٹھیکیداروں کے نام اس ڈویژن کی منظور شدہ فہرست پر نہ ہوں۔ انہیں ٹنڈر کی دستاویز کے اجراء کے لئے زیادہ سے زیادہ ۲۷ جون ۱۹۶۵ء تک ڈویژنل انجینئر ۲ لاہور کو اپنے کاغذات حیثیت پیش کر دینے ہوں گے۔

۳۔ زرامانت یا تو بصورت نقد ہو یا بنکرز گارنٹی بانڈ کی صورت میں ہو جو مقررہ فارم پر پُر کیا گیا ہو جس کا نمونہ ڈویژنل آفس کی ورکس اکاؤنٹس سیکشن سے حاصل کیا جا سکتا ہے سرکاری سکیورٹیاں ڈاک سرٹیفکیٹ، بیئرر بانڈ، پرامیسری نوٹ، ایکسچینج سرٹیفکیٹ وغیرہ، اور بنک ڈیپازٹ رسیدیں قبول نہیں کی جائیں گی۔

۴۔ ریلوے انتظامیہ اس امر کی پابند نہیں ہوگی کہ قلیل ترین ٹنڈر یا کسی بھی ٹنڈر کو ضرور منظور کرے اور ٹنڈر کو بغیر وجہ بتائے مسترد کرنے کا حق محفوظ رکھتی ہے۔

ایم وائی عارف پی آر ایس ای

برائے ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پی ڈبلیو ریلوے لاہور

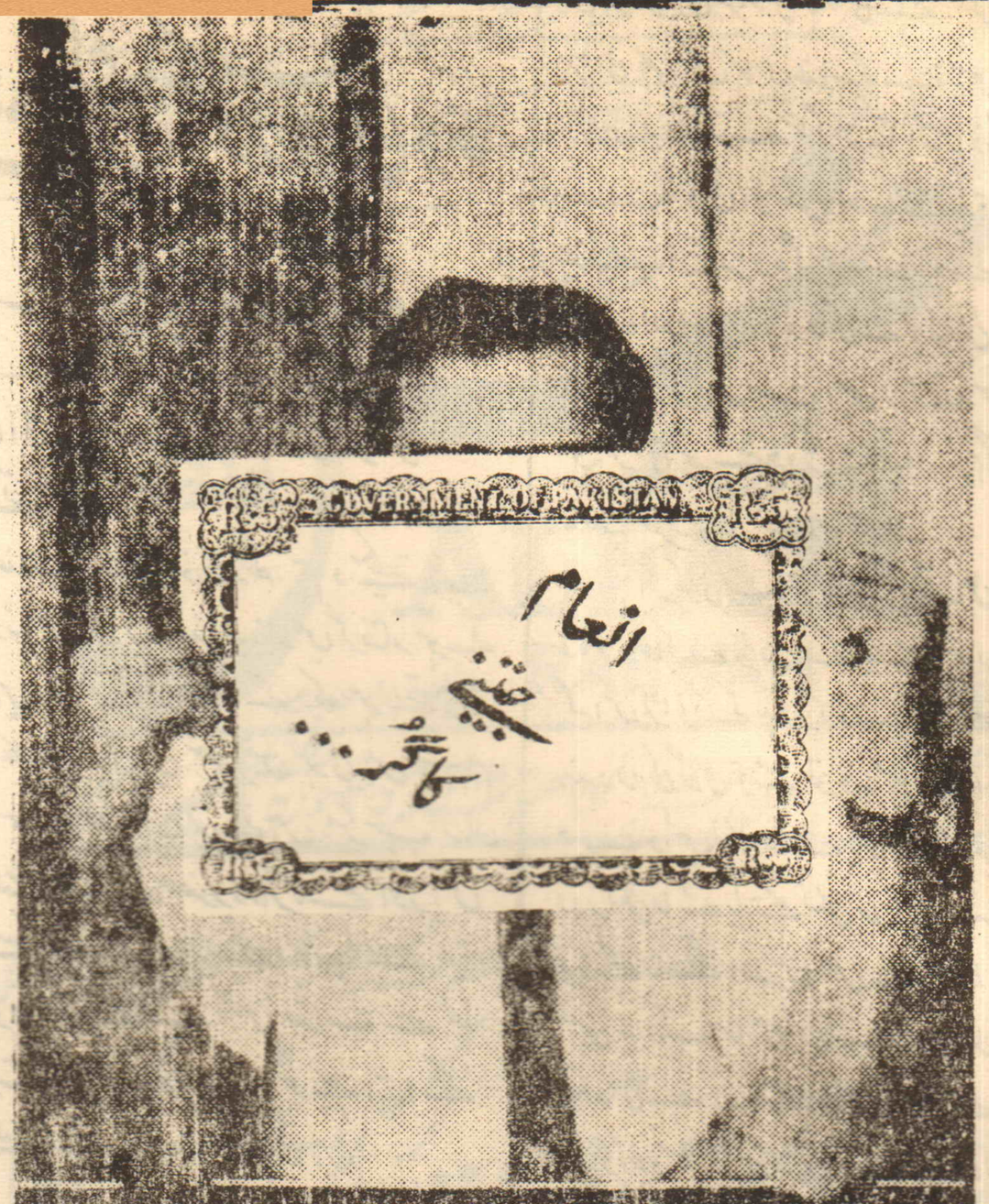

انعامی بونڈ کی ہر قرعہ اندازی پر ہُن برستا ہے...

یہ ہُن کی برکھا آپ کے گھر کیوں نہ برسے؟ اس کے لئے ہر سلسلے کے زیادہ سے زیادہ بونڈ خریدیں۔ اور انہیں سنبھال کر رکھیں۔

جب آپ 5 روپے والا ایک بونڈ بھی کیش کراتے ہیں تو آپ 100 روپے سے 10,000 روپے تک کے انعامات جیتنے کے 201 امکانات خود اپنے ہاتھوں گنوا دیتے ہیں۔

اس لئے اپنے بونڈ اپنے پاس رکھیں اور اگر کسی سلسلے کے بونڈ آپ کے پاس نہ ہوں تو بہتر ہے کہ وہ بھی اب خرید لیں، کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ بونڈ پھر نہ مل سکیں۔ ہر سلسلے کے بونڈ ہر قرعہ اندازی میں شامل ہوتے ہیں۔

انعام جیتنے کا یہی ایک گر ہے!

گھر بار کے لئے بچت کیجئے
ملک و ملت کے لئے

انعامی بونڈ

تمام منظور شدہ بینکوں اور ڈاکخانوں سے مل سکتے ہیں

PRESTIGE O.F.P 376/409

نظارت تعلیم کے اعلانات

داخلہ گورنمنٹ پولی ٹیکنک سیالکوٹ

سہ سالہ ڈپلومہ کورس۔ ٹیکنالوجیز (۱) آٹوموبائیل اینڈ ڈیزل ٹیکنالوجی (۲) سول ٹیکنالوجی (۳) الیکٹریکل ٹیکنالوجی (۴) مکینیکل ٹیکنالوجی۔

سیٹیں ۴۰ فی ٹیکنالوجی۔ انتخاب بنا پر قابلیت فارم داخلہ و پراسپکٹس دفتر پولی ٹیکنک سے ۲۵ پیسے میں یا رسیدی ٹکٹیں واپسی ایڈریس والے ۱۰½" × ۴½" سائز کے لفافہ میں بھیج کر۔ درخواستیں ۳۰/۶/۶۵ تک (پ ٹ ۱۸/۶/۶۵)

۲۔ گورنمنٹ کمرشل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ ملتان۔

سی کام:۔ (۱) انگلش (۲) اردو (۳) شارٹ ہینڈ اردو یا انگلش (۴) ٹائپ رائٹنگ اردو یا انگلش (۵) جنرل کامرس (۶) کمرشل جغرافیہ۔

ڈی کام (۱) انگلش (۲) اردو (۳) انگلش ٹائپ رائٹنگ (۴) انگلش شارٹ ہینڈ (۵) بک کیپنگ و اکاؤنٹنسی (۶) پرنسپلز آف اکاؤنٹس (۷) ایکونامکس (۸) اپلائڈ ایکونامکس۔

جو طلبہ ڈی کام کر لیں وہ بی اے فرسٹ ایئر یا بی کام فرسٹ ایئر میں داخلہ لے سکتے ہیں

شرط میٹرک۔ داخلہ و پراسپکٹس دفتر سے۔ درخواستیں ۵/۶/۶۵ سے (پ ٹ ۱۸/۶/۶۵)

ایگریکلچر کالج پشاور یونیورسٹی

شرط میٹرک سائنس و ریاضی۔ درخواستیں ۲۸/۶/۶۵ تک انٹرویو ۵/۷/۶۵ تا ۱۰ پراسپکٹس دو روپے میں دفتر کالج سے (پ ٹ ۱۸/۶/۶۵)

(ناظر تعلیم ربوہ)

اسلام کی سکھائی ہوئی ایک نہایت جامع اور وسیع دعا

جسے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بڑی کثرت سے پڑھا کرتے تھے

(۲)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز قرآنی دعا ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار کی تفسیر بیان کرتے ہوئے مزید فرماتے ہیں:۔

"پھر فرمایا وفی الآخرۃ حسنۃ آخرت میں بھی ہمیں وہ چیز دے جو حسنہ ہو یعنی وہ بھی ظاہر و باطن میں ہمارے لئے اچھی ہو۔ ممکن ہے کہ کوئی کہے کہ آخرت میں تو ہر چیز اچھی ہوتی ہے وہاں کی چیزوں کے لئے حسنہ کا لفظ کیوں استعمال کیا گیا ہے۔ سو یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ بات غلط ہے، آخرت میں بھی بعض چیزیں ایسی ہیں جو باطن میں اچھی ہیں مگر ظاہر میں بری ہیں۔ مثلاً دوزخ ہے۔ قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ دوزخ انسان کی اصلاح کا ذریعہ ہے پس ایک لحاظ سے وہ اچھی چیز ہے مگر ایک لحاظ سے وہ بری بھی ہے۔ پس جب آخرت کے لئے خدا تعالیٰ نے حسنہ کا لفظ رکھا تو اس لئے کہ تم یہ دعا کرو کہ الٰہی ہماری اصلاح دوزخ سے نہ ہو۔ بلکہ تیرے فضل سے ہو۔ اور آخرت میں ہمیں وہ چیز نہ دیجئو جو صرف باطن میں ہی اچھی ہو۔ جیسے دوزخ باطن میں اچھا ہے کہ اس سے خدا تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے۔ مگر ظاہر میں بُرا ہے کیونکہ وہ عذاب ہے۔ آخرت میں حسنہ صرف جنت ہے جس کا ظاہر بھی اچھا ہے اور جس کا باطن بھی اچھا ہے

پھر فرمایا وقنا عذاب النار۔ ہم کو عذاب نار سے بچا۔ اس سے مراد وہی عذاب نار نہیں جو مرنے کے بعد ملے گا۔ یہ عذاب نار دنیا کے ساتھ بھی تعلق رکھتا ہے کیونکہ دنیا اور آخرت دونوں کے ساتھ تعلق رکھنے والی دعاؤں کے بعد وقنا عذاب النار کہا گیا ہے پس وقنا عذاب النار کے معنے یہ ہیں کہ ہمیں دنیا کے عذاب نار سے بھی بچا اور آخرت کے عذاب نار سے بھی محفوظ رکھ۔ ہم دیکھتے ہیں دنیا میں کئی لوگ عذاب نار میں گرفتار ہوتے ہیں۔ انہیں کئی قسم کے دکھ ہوتے ہیں تکلیفیں ہوتی ہیں۔ حسرتیں ہوتی ہیں۔ قسم قسم کے مصائب ہوتے ہیں۔ مگر جب انسان اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کرتا ہے اور اس سے کہتا ہے کہ خدایا مجھے عذاب نار سے بچا، تو خدا تعالیٰ اُسے اُس عذاب سے بچا لیتا ہے۔ تب وہ چیزیں جو پہلے اس کے لئے نار تھیں جنت بن جاتی ہیں۔

اسی طرح اس سے مراد آخرت کا عذاب بھی ہے جس سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو یہ دعا سکھائی ہے بظاہر یہ ایک مختصر سی دعا ہے مگر بڑی جامع اور وسیع دعا ہے۔

عذاب النار کے لحاظ سے دنیا کی لڑائی بھی مراد لی جا سکتی ہے۔ کیونکہ لڑائی بھی آگ کا ہی عذاب ہے پس جو شخص یہ دعا کرے گا کہ ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار وہ گویا خدا تعالیٰ کے بیان فرمودہ الفاظ میں یہ دعا کرے گا کہ الٰہی دنیا میں مجھ پر کوئی ساعت ایسی نہ آئے جو بری ہو۔ لڑائی مجھ سے دور رہے اور یہ آگ کا عذاب میرے قریب نہ پہنچے۔

اگر کوئی سپاہی لڑائی میں شامل ہو اور وہ یہ دعا کرے تو اس کے یہ معنے ہوں گے کہ اس لڑائی کے بداثرات سے مجھے بچا بندوق کی گولی آئے تو وہ مس کر جائے میرے دائیں نکل جائے یا بائیں نکل جائے اور نکل جائے یا نیچے نکل جائے۔ بہرحال وہ مجھے نہ لگے اور میں اس سے محفوظ رہوں پس یہ ایک جامع دعا ہے جو اسلام نے سکھائی ہے اور جسے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بڑی کثرت سے پڑھا کرتے تھے۔"

(تفسیر سورۃ بقرہ)

رہے وفا و صداقت پہ میرا پاؤں مدام
ہو میرے سر پہ مری جان تیری چھاؤں مدام

(کلام محمود)

الجزیرہ، اوران اور قسطنطین میں مظاہرین پر فوج کی فائرنگ

سو سے زائد افراد ہلاک، مظاہروں میں طلبا اور خواتین پیش پیش ہیں

پیرس۔ ۲۳ جون۔ الجزائر میں صدر بن بیلا کے حامیوں اور فوج کے درمیان تصادم میں سو سے زاید افراد ہلاک ہو گئے۔ یہ تصادم الجزیرہ، اوران اور قسطنطین میں ہوا۔ الجزائر کے مختلف شہروں سے جو مسافر پیرس اور مارسیلز پہنچے ہیں ان کا کہنا ہے کہ کرنل الہوحی الدین کی حکومت کو عوامی بغاوت کا سامنا ہے۔ ان مسافروں کے مطابق مظاہرین میں طلباء اور خواتین کی بھاری تعداد شامل ہوتی ہے، کل فوج نے اوران کے علاقہ میں طلباء اور خواتین کے ایک جلوس پر فائرنگ کی جس سے دس افراد ہلاک ہو گئے۔ بی بی سی اور قاہرہ ریڈیو کی اطلاعات کے مطابق فوج اور مظاہرین کے تصادم میں الجزیرہ میں پچاس، قسطنطین میں ۲۶ اور اوران میں ۳۵ افراد ہلاک ہوئے ہیں۔ الجزائر ریڈیو کل صبح سے خاموش ہے اور الجزیرہ دنیا کے تقریباً تمام ممالک سے کٹا ہوا ہے۔ مختلف خبر رساں ایجنسیوں نے کل پیرس سے الجزیرہ کے ساتھ رابطہ قائم کرنے کی کوشش کی مگر اس میں ناکامی ہوئی۔

قاہرہ کے سفارتی حلقوں کا کہنا ہے کہ الجزائر کے مرد آہن کرنل الہوحی الدین کو اس بات پر آمادہ کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے کہ وہ صدر احمد بن بیلا سے اپنے اختلافات دور کریں اور انہیں دوبارہ صدر مملکت تسلیم کر لیں کہا جاتا ہے کہ عرب جمہوریہ کے وزیر دفاع مارشل عبدالحکیم عامر گزشتہ روز اسی مقصد کے لئے قاہرہ سے الجزیرہ گئے تھے اور انہوں نے وہاں کرنل الہوحی الدین سے طویل بات چیت کی ہے وہ کل ہی واپس قاہرہ پہنچ گئے تھے۔ اور کرنل الہوحی الدین کے ساتھ اپنی بات چیت کی تفصیل سے صدر ناصر کو آگاہ کر دیا تھا تاہم یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ ان کا مشن کامیاب رہا ہے یا نہیں۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

داخلہ تعلیم الاسلام کالج ربوہ

تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں گیارہویں کلاس (پری میڈیکل، پری انجینئرنگ اور آرٹس) میں داخلہ مورخہ ۲۶ جون بروز ہفتہ شروع ہو کر ۳۰ جون تک جاری رہے گا۔ میٹرک میں ۶۳۰ سے اوپر وظیفہ کی حد تک نمبر حاصل کرنے والے طالب علم کی پوری فیس معاف کی جاتی ہے۔ پراسپکٹس اور داخلہ فارم دفتر کالج سے حاصل کریں۔ انٹرویو کے وقت والد یا سرپرست کا ہمراہ ہونا لازمی ہے۔ داخلہ فارم۔ پروویژنل اور کیریکٹر سرٹیفکیٹ ساتھ لگا کر ۲۶ جون سے قبل پیش کیا جائے۔

(مرزا ناصر احمد ایم۔ اے ایکٹنگ پرنسپل)

داخلہ جامعہ نصرت (برائے خواتین) ربوہ

جامعہ نصرت برائے خواتین میں گیارہویں کلاس (آرٹس گروپ) کا داخلہ ۲۷ جون سے شروع ہوگا اور ۵ دن تک جاری رہے گا، تمام درخواستیں مجوزہ فارم پر مع پروویژنل اور کیریکٹر سرٹیفکیٹ ۲۶ جون ۶۵ء تک پہنچ جانی ضروری ہیں۔ (داخلہ فارم اور پراسپکٹس دفتر کالج سے مل سکتے ہیں۔

مستحق اور ہونہار طالبات کے لئے فیس معافی اور وظائف کی مراعات دی جاتی ہیں۔ کالج کے ساتھ ہوسٹل کا تسلی بخش انتظام موجود ہے

انٹرویو:۔ روزانہ ۷ بجے سے ۱۰ بجے تک۔

(پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ)